صبر و جبر

(از مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی باڑہ ہندو راؤ دہلی)

دل کو بڑھانے والی، طبیعت کو ڈھارس دینے والی، امنگوں کو اچھالنے والی، خوش آئند انجام دکھانے والی، خشک کھیت کو لہلہا دینے والی، چیز صبر ہے۔ جس دل میں صبر و سہار نہیں وہ ہمیشہ غم و رنج میں درد و دکھ میں مبتلا رہتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے صبر کی تعلیم ان الفاظ میں دی فرماتا ہے "وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝" یعنی کبھی ڈر خوف سے کبھی بھوک پیاس سے کبھی جان مال اور پھل پھول کی کمی سے غرض طرح بہ طرح ہم تمہیں آزمائیں گے۔ مستحق مبارکباد ہیں وہ ہستیاں جو ان موقعوں پر اپنی ثابت قدمی کھائیں اپنے عزم و استقلال میں فرق نہ آنے دیں، صبر و سہارے کام لیں۔ اور ہر بپتا کے وقت ہر مصیبت اور درد دکھ کے وقت ایمان و عقیدے کے ساتھ ہی اقرار کریں۔ اور رب سے ان الفاظ میں سرگوشی کرلیں کہ باری تعالیٰ ہم تو خود ہی تیرے ہیں تیری ملکیت میں ہیں اور پھر لوٹ کر بھی تیرے ہی قبضے میں آرہے ہیں۔ تیری طرف تیز قدموں دوڑے چلے آرہے ہیں۔ یہی وہ ہیں جن پر اُن کے رب کی مہربانیاں ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہیں اور اس کی رحمت کے بادل جھوم جھوم کر اُن پر برستے رہتے ہیں صحیح معنی میں راہ یافتہ بھی یہی لوگ ہیں +

دنیا میں وہ کونسا درخت ہے جسے ہوا نہ لگی ہو؟ وہ کونسا انسان ہے جو ہمیشہ خوش و خرم ہی رہا ہو؟ مصیبت تکلیف دکھ درد انسان کے لئے ہی ہے اس کی حالت کبھی یکساں نہیں رہتی۔ آج کچھ ہے تو کل کچھ ہے۔ تھوڑی مصیبت پر آپے سے باہر ہو جانا صبر کے دامن کو ہاتھ سے چھوڑ دینا انسانیت کے خلاف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ" (بخاری) یعنی صبر کی توفیق جسے دی جائے سمجھ لو کہ اس سے بہتر اور اس سے عمدہ نعمتِ خدا کسی کو نہیں ملی۔ بعض آثار میں وارد ہے کہ "اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ" صبر آدھا ایمان ہے (طبرانی) مومن کی شان حدیث شریف میں آئی ہے کہ "إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ" (مسلم) یعنی اُسے اگر راحت و خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکرِ خدا کرکے اپنی نیکی بڑھاتا ہے اور اگر اُسے کوئی تکلیف اور رنج و غم پہنچتا ہے تو وہ اس پر صبر کرکے اپنے درجے بڑھاتا ہے۔ پس ہر حال میں یہ نفع میں ہی رہتا ہے۔ راحت میں بھی رنج میں بھی دونوں حالتوں میں خدا کو خوش رکھتا ہے اور اس کی رضامندی حاصل کرتا ہے اور نیکیوں اور درجوں

میں پڑھتا رہتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مصیبت کے وقت دل پریشان ہو جاتا ہے۔ ضرورت ہوتی ہے کہ اسے تسکین دی جائے۔ مسلمان کیلئے کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تسکین کسی کے کلام میں نہیں ہو سکتی پس سنئے احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمُصِیْبَۃُ تُبَیِّضُ وَجْہَ صَاحِبِہَا یَوْمَ تَسْوَدُّ الْوُجُوْہُ (طبرانی) یعنی جس پر کوئی مصیبت آئی اور اس نے صبر سے کام لیا تو قیامت کے دن جبکہ بہت لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے ان صابروں کے چہرے سفید نورانی چمکتے ہوئے ہوں گے +

سنئے صبر کے سوا مصیبت کا کوئی چارہ کار نہیں۔ صبر نہ کرنے والے ایک طرف تو اپنی مصیبت بڑھاتے ہیں۔ دوسری جانب اپنا اجر کھوتے ہیں۔ اور بے صبری سے نہ تو کھوئی ہوئی چیز واپس آسکتی ہے نہ تکلیف دور ہو سکتی ہے۔ بلکہ تکلیف پر تکلیف بڑھ جاتی ہے اور خدا کی نظروں سے وقعت گر جاتی ہے اسی لئے رسولِ خدا شافع روزِ جزا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ (بخاری مسلم) یعنی جو شخص مصیبت اور رنج کے موقعہ پر اپنے گلوں پر تھپڑ مارے اپنے کپڑے پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں زبان سے نکالے وہ ہماری جماعت میں نہیں۔ برخلاف اس کے جب بندہ صبر و شکر سے کام لے تو جہاں ایک طرف اس کی دلجمعی ہوتی ہے وہاں دوسری طرف خدائے تعالیٰ سے وہ بہت بڑا انعام پاتا ہے چنانچہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ جب کسی مسلمان کا کوئی چھوٹا بچہ مرجاتا ہے اس کی روح کے قبض کرنے والے فرشتوں سے جناب باری جل جلالہٗ فرماتا ہے کہ تم نے میرے ایک بندے کے بچے کی روح قبض کر لی اس کے کلیجے کے ٹکڑے کو اس سے چھین لیا بتلاؤ تو اس نے کیا کہا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ خدایا اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور تیری تعریفوں میں لگا رہا اس کی زبان سے تیری حمد ادا ہوئی۔ اسی وقت اللہ عزوجل حکم دیتا ہے اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ یعنی میرے اس بندے کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو مصیبت میں صبر کریں اور اللہ سے اجر حاصل کریں +

مسلمان بھائیو! سنو ہم پر جو بلائیں آتی ہیں جن مصیبتوں میں ہم مبتلا کئے جاتے ہیں۔ اگر سوچو تو وہ بھی خدا کی طرف سے سراسر ہمارے نفع کے لئے ہی ہوتی ہیں۔ ان سے گناہ معاف ہوتے ہیں نیکیاں ملتی ہیں۔ درجے بڑھتے ہیں مسلم شریف کی صحیح حدیث میں ہے کہ کسی مسلمان کو کوئی کانٹا بھی لگے تو اس کے بدلے بھی اس کے گناہ جھڑتے ہیں اور نیکیاں ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر درود و سلام نازل فرمائے کیا ہی پاک تعلیم دی ہے؟ فرماتے ہیں مَنْ أُعْطِیَ فَشَکَرَ وَابْتُلِیَ فَصَبَرَ وَظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ وَظُلِمَ فَغَفَرَ ثُمَّ سَکَتَ فَقَالُوْا مَا لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ أُولٰٓئِکَ لَہُمُ الْأَمْنُ وَہُمْ مُّہْتَدُوْنَ۔ یعنی جسے خدا کی طرف سے کوئی نعمت ملے تو وہ شکر کرے کوئی بلا آئے تو وہ صبر کرے کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ استغفار کرے کسی پر اس سے ظلم ہو جائے تو معافی مانگ لے

اس پر کسی کی طرف سے ظلم ہو جائے تو معاف کر دے۔ یہ ہے جسے خدا کی طرف سے دونوں جہان میں امن ملتا ہے اور یہی ہے جو خدا کی سیدھی راہ پر ہمیشہ کے لئے جما دیا جاتا ہے۔ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی خدمت میں آدمی بھیجتی ہیں کہ حضورؐ میرا بچہ آپ کا نواسہ انتقال کی حالت میں ہے تشریف لائیے آپ جواب میں سلام کے بعد کہلواتے ہیں کہ جو خدا نے لے لیا وہ اسی کا تھا جو اس نے ہمیں دے رکھا ہے وہ بھی اسی کا ہے۔ ہر کام کا اس کے پاس وقت مقرر ہے تمہیں صبر کرنا چاہیئے اور خدائے تعالیٰ سے ثواب طلب کرنا چاہیئے۔ الغرض راحت کے وقت بھول جانا اور خدا کو بھول جانا اور مصیبت کے وقت مایوس ہو جانا اور بے صبری کرنا یہ دونوں باتیں تعلیم اسلام کے سراسر خلاف ہیں۔ مسلمانوں کو ہر وقت خدا پر نظریں رکھنی چاہئیں۔ راحت رنج دونوں وقت اس کی رضا جوئی میں رہنا چاہیئے۔ نہ یہ ہمیشگی والی چیز ہے نہ وہ۔ یہ تو چڑھتی ڈھلتی چھاؤں ہے ⁂

برادران! آؤ میں آپ کو اسی مضمون کی حدیثیں اور بھی سناؤں سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملول و رنجیدہ خاطر بیٹھے ہوئے دیکھ کر وجہ دریافت فرماتے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ میرے کلیجے کا ٹکڑا میری آنکھوں کا نور میرے دل کا سرور ہٹ گیا میرا چھوٹا بچہ جس سے مجھے بہت ہی محبت تھی فوت ہو گیا تو آپ فرماتے ہیں اور کیا ہی پیاری بات فرماتے ہیں کہ أَمَا تُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ (احمد) یعنی کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں؟ کہ تم جنت کے جس دروازے پر جاؤ تمہیں تمہارا بچہ تمہارے انتظار میں کھڑا ہوا ملے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جن کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں اور ماں باپ ان پر صبر کریں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے بہشت بریں میں جگہ دیگا۔ لوگوں نے کہا حضورؐ اگر دو ہی مرے ہوں فرمایا پھر بھی۔ پوچھا اگر کسی کا ایک ہی مرا ہو فرمایا اس کے ماں باپ کے لئے بھی جنت واجب ہو گئی۔ (مسند احمد) اے وہ لوگو جو اپنے چھوٹے بچوں کو خدا کے ہاں بھیج چکے ہو آؤ اپنے محترم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک خوشخبری سن لو آپ فرماتے ہیں۔ صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَلْقَى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ فَيَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ فَلَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ (مسلم) یعنی یہ چھوٹے بچے اپنے باپ کا دامن تھام لیں گے اور جب تک انہیں جنت میں نہ پہنچا دیں ان کا دامن نہ چھوڑیں گے ⁂

کوئی شک نہیں کہ وہ بچے اپنے ماں باپ کی گودیوں میں ناز اور نعمت سے پلتے تھے لیکن اب بھی آپ یہ نہ سمجھے کہ وہ ناز و نعمت ان سے چھن گیا۔ نہیں بلکہ اب وہ اس سے بھی زیادہ نعمتوں میں ہیں وہ خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گودیوں میں جنت الفردوس میں خدا کی مہمانی میں ہیں۔ ان کے لئے جنت کی تمام نعمتیں حاصل ہیں۔ وہ اپنے ماں باپ کے شفیع اور سفارشی ہیں۔ علاوہ اس کے اس مصیبت کا ثواب جو ان کے ... باپ کو ان کے صبر پر ملا وہ